جلد ۵۲/۱۷ | ۲۰ اخاء ۱۳۴۲ ہش ۳۰ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۴۶

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اِس وقت حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالےٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیئے

خدا تعالےٰ غنی بے نیاز ہے اُس پر کسی کی حکومت نہیں ہے

"دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالےٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالےٰ غنی بے نیاز ہے اس پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔ ایک شخص اگر عاجزی اور فروتنی سے اس کے حضور نہیں آتا وہ اس کی کیا پروا کرسکتا ہے۔ دیکھو اگر ایک سائل کسی کے پاس آجائے اور اپنا عجز اور غربت ظاہر کرے تو ضرور ہے کہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ سلوک ہو۔ لیکن ایک شخص جو گھوڑی پر سوار ہوکر آوے اور سوال کرے اور یہ بھی کہے کہ اگر نہ دوگے تو ڈنڈے ماروں گا تو بجز اس کے کہ خود اس کو ڈنڈے پڑیں اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ خدا تعالےٰ سے اَڑ کر مانگنا اور اپنے ایمان کو مشروط کرنا بڑی بھاری غلطی اور ٹھوکر کا موجب ہے۔ دعاؤں میں استقلال اور صبر ایک الگ چیز ہے اور اَڑ کر مانگنا اور بات ہے۔ یہ کہنا کہ میرا فلاں کام اگر نہ ہوا تو میں انکار کردوں گا یا یہ کہہ دوں گا یہ بڑی نادانی اور شرک ہے۔ اور آداب الدعا سے ناواقفیت ہے۔ ایسے لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۳۸۵)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ رات گردہ کے درد کی وجہ سے تکلیف رہی۔

احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس آجکل ایک جماعتی کام کے سلسلہ میں گوجرانوالہ تشریف لے گئے ہیں۔

کل یہاں نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے تعلق باللہ میں ترقی کرنے اور باہم محبت و اخوت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانے کی اہمیت پر ایک بہت ہی ایمان افروز خطبہ دیا۔

ہڑتال میں حصّہ لینا اسلامی تعلیم اور ہمارے مسلک کے سراسر منافی ہے

ہڑتال کے ذریعہ اپنے حقوق منوانا اسلامی تعلیم اور جماعت احمدیہ کے مسلک کے سراسر منافی ہے۔ کیونکہ ہڑتال بھی اسلام کے نزدیک فساد ہی کی ایک صورت ہے۔

پچھلے دنوں میڈیکل کالجوں کے طلباء نے ہڑتال کی تھی جو سراسر ایک غیر اسلامی فعل تھا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ کسی احمدی طالب علم نے جنہیں اِس بارہ میں اسلامی تعلیم اور جماعتی مسلک کا پوری طرح علم ہے اس ہڑتال میں شرکت کی ہو۔ اگرچہ اب یہ ہڑتال ختم ہوچکی ہے۔ تاہم احمدی طلباء کو آئندہ بھی محتاط رہنا چاہیئے کہ وہ کسی دباؤ یا سرداری کے زیر اثر کسی ہڑتال میں شریک نہ ہوں۔ اور اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں اپنے امتیاز کو برقرار رکھیں۔

ہمیں توقع ہے کہ احمدی طلباء اِس کی پوری پوری پابندی کریں گے۔

(ادارہ)

نئے سال کی تیاری؟

احباب جماعت کیلئے لمحۂ فکریہ

۳۱ اکتوبر ۱۹۶۳ء تک تحریک جدید کے وعدہ جات ۲۹/۱۹ ایفا کرنے کی خواہش ہر اُس مجاہد کے دل میں موجزن ہوگی۔ جس نے تاحال اپنی موعودہ رقم ادا نہیں کی۔ ایفاء عہد کے اہتمام کے ساتھ ہی جملہ احباب جماعت کو یہ امر بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ آئندہ سال کا وہ کس طرح استقبال کریں گے۔ کیا وہ نئے سال کے اعلان پر پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سا نمونہ دکھائیں گے؟

یہ ہے وہ سوال جو آپ کو قبل از وقت حل کرلینا چاہیئے۔ تحریک جدید اشاعتِ اسلام کی ایک زبردست الٰہی تحریک ہے۔ مخلصین اس کے نئے سال کا شایانِ شان استقبال کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء

"فساد فی الارض" کی حمایت

(۲)

گذشتہ اداریہ میں ہم نے مودودی گروہ بہاولپور کی مجلس شوریٰ میں پاس ہونے والی قراردادیں نقل کی ہیں۔ جس میں ایک قرارداد میں تو جمہوریت کے گیت گائے گئے ہیں اور باقی دو قراردادوں میں جماعت احمدیہ کی کنونشن کو روکنے کے لئے جو شورش برپا کی گئی ہے اس کی حمایت کی گئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس گروہ کا نعرۂ جمہوریت کیا معنی رکھتا ہے۔ جمہوریت کی اصولی آزادیٔ ضمیر اور اس کی اشاعت کے سلئے تو یہ لوگ صرف اپنے حقوق کے لئے شور مچاتے ہیں مگر وہی حقوق یہ دوسروں کو خاص کر جماعت احمدیہ کو دینے کے لئے نہ صرف یہ کہ بخل کرتے ہیں بلکہ جو لوگ احمدیوں کے ان حقوق کو فساد فی الارض سے محروم کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی کھلم کھلا حمایت کرتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جمہوریت کے اصول صرف مودودی گروہ کے لئے ہیں یا سارے پاکستانیوں کے لئے یکساں ہیں۔ اگر جمہوریت کا یہ تقاضا ہے کہ مودودیوں کو پبلک میں اپنے خیالات کے اظہار کے لئے پورا پورا موقع ملنا چاہیئے تو جمہوریت کا یہ تقاضا کیوں نہیں ہے کہ احمدیوں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا پورا پورا موقع ملنا چاہیئے خواہ دوسروں کو وہ خیالات کتنے ہی غلط نظر آئیں۔ اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ مودودی جو کل پاکستان کانفرنس لاہور کے موچی دروازہ میں منعقد کر رہے ہیں اس میں انہیں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت ڈپٹی کمشنر لاہور نے نہیں دی اس پر محمد طفیل صاحب نے ایک بیان اس رویہ کے خلاف دیا ہے اور جمہوریت کے تقاضوں کا بڑا بلند آہنگ اعلان فرمایا ہے۔

اگرچہ مودودیوں کی تقریریں اکثر باغیانہ اور تخریبی قسم کی ہوتی ہیں اور اس لحاظ سے ڈپٹی کمشنر کا یہ اقدام غلط نہیں کہا جاسکتا تاہم ہمارا خیال ہے کہ اگر جلسے جلوس خواہ کسی فریق کے ہوں اگر وہ باغیانہ اور فساد فی الارض کے لئے نہ ہوں تو چاہیئے کہ لاؤڈ اسپیکر یا اور سہولتوں کی اجازت دی جائے مگر ہمارا سوال مودودی گروہ سے یہی ہے کہ جب آپ لوگ احمدیوں کے جلسے جلوس کو فساد فی الارض سے روکنے والوں کی اس طرح حمایت کرتے ہیں جیسی کہ بہاولپور کے مودودیوں کی قراردادوں سے واضح ہے تو آپ کا کیا حق ہے کہ آپ جمہوریت کے تقاضوں کا واسطہ دے کر لوگوں سے اپنی مظلومی کی فریاد کریں۔

اگر آپ لوگوں میں ذرا بھی اسلامی دیانت ہے یا آپ واقعی جمہوریت کے تقاضوں کے پورا ہونے کے خواہشمند ہیں تو مودودی صاحب اور ان کے قریبی رفقاء کو چاہیئے کہ وہ بہاولپور کے مودودیوں کی شوریٰ کی قراردادوں کی تردید کریں اور جماعت احمدیہ کی کانفرنس کو روکنے والوں کی شورش اور جلوسوں وغیرہ کی کھلے کھلے الفاظ میں مذمت کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کا نعرہ جمہوریت جھوٹا ہے۔ دراصل وہ اقتدار کے حصول کے بھوکے ہیں اور جمہوریت کا نعرہ لگا کر وہ عوام کو فریب دینا چاہتے ہیں۔

گذشتہ فسادات پنجاب میں بھی مودودیوں نے جیسا کہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں ثابت کیا گیا ہے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا لیکن آگ لگا کر جالو دور کھڑی کے مطابق مودودی صاحب نے فسادات کی تمام ذمہ داری دوسرے لوگوں خاص کر احراریوں پر ڈالنی چاہی تھی۔ اور باوجود پورا پورا زور لگانے کے وہ فاضل ججان عدالت کو فریب نہیں دے سکے تھے۔ اور اپنی کوشش میں سخت ناکام ہوئے تھے۔ ہم یہاں مودودیوں کے خلاف اس شہادت کو اور تحقیقاتی عدالت نے جو اس سے نتائج نکالے تھے یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ہر کوئی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کو پڑھ کر معلوم کر سکتا ہے۔

اس شہادت سے اور عدالت کے نتائج سے ہر کوئی مودودیوں کی ذہنیت کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ وہ اشتراکیوں کی طرح فساد فی الارض کو اپنی کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک مودودیوں نے پاکستان کی سالمیت کے لئے کوئی تعمیری لائحہ عمل نہ تو سوچا ہے اور نہ دوسروں کو بجنت ہو کر تعمیر پاکستان کا کام کرنے دیا ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے مودودی گروہ جس طرح پاکستان کے قیام کے راستہ میں صالحیت کا روڑا اٹکانے کی کوشش کرتے تھے اور جس میں وہ سخت ناکام ہوئے اسی طرح پاکستان کے قیام کے بعد صرف پاکستان کے استحکام اور سالمیت کے راستہ میں ہی نہیں بلکہ یہاں اسلامی قانون کے نفاذ کے راستہ میں اپنی صالحیت کا روڑا اٹکا رہے ہیں۔

ہمارا ایمانداری سے یقین ہے کہ پاکستان میں اسلام کے فروغ کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ خود مودودیوں نے پیدا کر رکھی ہے۔ مودودیوں کی ہوس اقتدار نے اسلام کو ایک لادینی تحریک کا رنگ دے دیا ہوا ہے۔ اور وہ یہاں ایسا استبدادی اور آمرانہ نظام قائم کرنا چاہتے ہیں جس کے ذریعے وہ اپنی غیر اسلامی آئیڈیالوجی کو بالجبر ٹھونس سکیں جس میں دلوں کے زنگ تلوار کی براقی سے اتارے جائیں چنانچہ مودودی صاحب اپنی خلاف اسلام تصنیف الجہاد فی الاسلام میں فرماتے ہیں :-

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے، وعظ و تلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا، مضبوط دلائل دئے۔ واضح حجتیں پیش کیں، فصاحت و بلاغت اور زور خطابت سے دلوں کو گرمایا، اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے اپنے اخلاق اور اپنی پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا حق ان کے سامنے خوب ظاہر ہو چکا تھا۔ انہوں نے برائی العین دیکھ لیا تھا کہ جس راہ کی طرف ان کا ہادی انہیں بلا رہا ہے وہ سیدھی راہ ہے۔ اس کے باوجود صرف یہ چیز انہیں اس راہ کو اختیار کرنے سے روک رہی تھی کہ ان لذتوں کو چھوڑنا انہیں ناگوار تھا جو کافرانہ بے قیدی کی زندگی میں انہیں حاصل تھیں۔ لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی اور الا کل ما ثرۃ او دم او مال یدعی فھو تحت قدمی ھاتین کا اعلان کر کے تمام موروثی امتیازات کا خاتمہ کر دیا، عزت و اقتدار کے تمام رسمی بتوں کو توڑ دیا.....

عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے اس فضا کو صاف کر دیا جس کے اندر کوئی اخلاقی تعلیم پنپ نہیں سکتی، ان حکومتوں کے تختے الٹ دئے جو حق کی دشمن اور باطل کی پشت پناہ تھیں ان بدکاریوں کا استیصال کر دیا جو دلوں کو نیکی و پرہیزگاری سے دور رکھتی ہیں، ان عادلانہ اخلاقی قوانین کو نافذ کیا جو آدمی کو حیوانیت کے درجہ سے نکال کر انسان بنا دیتے ہیں اور پھر اسلام کو عملی ہیکل میں پیش کر کے دنیا پر ثابت کر دیا کہ انسان کی اخلاقی و مادی اور روحانی ترقی کیلئے اس سے بہتر کوئی اور دستور عمل نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بناتا ہے اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا کوئی حصہ نہیں ہے حقیقت ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے۔ تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے اور تلوار کا کام قلبہ رانی پہلے تلوار زمین کو نرم کرتی ہے تاکہ اس میں بیج کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے، پھر تبلیغ بیج ڈال کر آبپاشی کرتی ہے تاکہ وہ پھل حاصل ہو جو اس باغبانی کا مقصود حقیقی ہے۔"
(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۹)

اس طویل عبارت کا لفظ لفظ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مشفقانہ اور پُر خلوص جد و جہد اور تعلیمات اسلام کی سلامت روی پر ایک طنز ہے اور عہد نبوت کی تاریخ پر ایک نہایت خوفناک دھبہ ہے۔

کیا کوئی مسلمان ان الفاظ کو بغیر کانپنے کے پڑھ سکتا ہے؟ جس شخص نے بھی عہد نبوت کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ عرب قبیلوں میں اسلام کی ترقی صلح حدیبیہ کے بعد شروع ہوئی جبکہ جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ دئے تھے۔ اور دنیا میں اسلام جنگوں کے ذریعہ نہیں بلکہ ان صلحاء اور درویشوں نے پھیلایا جن کو سلطنت کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ (باقی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نمایاں خصوصیت

احباب کے جذبات و احساسات کا انتہائی خیال

از مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب فاضل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا ہے۔ "رب ھب لی ذریۃ طیبۃ" کہ اے خدا مجھے پاکیزہ اور نیک اولاد عطا فرما۔ پس الہامی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبشر اولاد عطا کی۔ جس کے بارہ میں آپ کو قبل از وقت یہ بشارت دی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس اولاد طیبہ کے ذریعہ سے حمایت اسلام کی بنیاد ڈالے گا۔ اور اکناف عالم میں اسلام کا پرچم بلند کرے گا۔

سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اس مبشر اولاد کے ایک درخشندہ گوہر تھے۔ آپ نے اپنی پاکیزہ زندگی کا ایک ایک لمحہ حمایت و اشاعت اسلام کے لئے وقف رکھا۔ صحت ہو یا بیماری راحت ہو یا تکلیف ہر حال میں اسلام و احمدیت کی خدمت کو مقدم رکھا۔ اور دن رات اس مقدس فریضہ میں مصروف رہے۔ آپ نہایت نیک بلند اخلاق اور اعلیٰ صفات سے متصف تھے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہمہ وقت سرشار رہتے تھے۔ بیحد ہمدرد ملنسار۔ مہمان نواز تھے انسان کتنا بھی غمناک اور پریشان ہو آپ کا مسکراتا ہوا چہرہ اور پُر تاثیر میں ڈوبی ہوئی آواز سارے غموں کو مٹا دیتی تھی۔ اور آپ کی ملاقات سے انسان ایک ایسا روحانی کیف اور لذت محسوس کرتا جس کا اثر کافی دیر تک باقی رہتا۔ آپ کی ان صفات عالیہ اور اخلاق فاضلہ کا یہ اثر ہے کہ آپ کی رحلت کی وجہ سے آج بھی ربوہ کی فضا مغموم مغموم اور بوجھل بوجھل محسوس ہوتی ہے۔ اور دل اب بھی یہ بات باور نہیں کرتا کہ یہ محسن۔ شفیق اور ہمدرد و بزرگ ہستی اس مادی دنیا کو چھوڑ کر ملاء اعلیٰ میں جا کر مکین ہو گئی ہے۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ خاص احسان ہے کہ مجھے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے ماتحت تالیف و تصنیف کے سلسلہ میں گیارہ بارہ سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ کی بے حد شفقت اور احسانات کی وجہ سے میں دفتر کے اوقات کے بعد بھی اکثر آپ کے مکان پر حاضر رہتا۔ اس لمبے عرصہ میں آپ کے محاسن اور خوبیوں کے واقعات عرض کرتا ہوں۔

سیدی حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی حساس دل دیا تھا اور آپ دوسروں کے احساسات اور جذبات کا بھی بہت خیال فرماتے تھے۔ یہ آپ کا ایک بہت بڑا اور نمایاں وصف تھا۔ اور اس معاملہ میں کسی کی شخصیت قطعاً مدنظر نہ ہوتی تھی۔ بلکہ شاید میرے جیسے ناچیز انسان اس فہرست میں زیادہ آتے تھے۔

قادیان کا واقعہ ہے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شادی کی تقریب تھی۔ بہت سے مہمان شادی سے چند دن پہلے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر کھانا وغیرہ تیار کرنے کے لئے ایک اور جگہ لے لی گئی۔ اور اس کا اہتمام حضرت میاں صاحب نے اس خاکسار کے سپرد کر دیا۔ ایک دن دوپہر کا کھانا مردانہ حصہ میں لگ چکا تھا۔ سیدی حضرت میاں صاحب تشریف لائے۔ جب کھانا شروع ہونے لگا تو آپ نے میرے متعلق دریافت فرمایا۔ کسی دوست نے عرض کیا کہ وہ کھانا تیار کروانے کے انتظام میں مصروف ہے۔ آپ نے کھانے سے ہاتھ روک لیا۔ اور فرمایا انہیں بلا لیا جائے وہ ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ اور میرے آنے تک حضور انتظار فرماتے رہے۔ کھانے کے بعد ایک دوست نے مجھے کہا کہ بھائی آپ قریب ہی رہا کریں۔ آج حضرت میاں صاحب کو کافی انتظار کرنا پڑا ہے۔

اسی کھانے کا واقعہ ہے کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کھانے سے فارغ ہوتے ہی اندرون خانہ تشریف لے گئے اور مجھے بلا کر مہمانوں کے لئے کچھ مٹھائی دی۔ میں نے اس اثناء میں عرض کی کہ حضور کھانے کے معاً بعد تشریف لے آئے ہیں۔ ہنستے ہوئے فرمایا مظفر (صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب) کے دوست آئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا اب آپ لوگ آپس میں بے تکلف ہو جائیں۔ اللہ اللہ! کس قدر احساس اور کیا اعلیٰ اخلاق تھا۔

۱۹۳۹ء کا واقعہ ہے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ اپنی بلند پایہ تصنیف "سلسلہ احمدیہ" تالیف فرما رہے تھے۔ خیال یہ تھا کہ یہ کتاب جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائے۔ کیونکہ یہ جلسہ خلافت جوبلی کا تھا۔ دسمبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔ اور کتابت و طباعت کا بھی کام ابھی باقی تھا۔ اس کتاب کی کاپیوں اور پروفوں کا پڑھنا حوالہ جات کا نکالنا اور طباعت کا کام میرے سپرد تھا جس کا ذکر حضرت میاں صاحب نے اس کتاب کے پیش لفظ میں فرمایا ہے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے اس کتاب کے کاتب سید محمد باقر صاحب کے متعلق حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ کتابت مکمل ہونے تک یہ آپ کے دفتر میں ہی کریں۔ تاکہ آپ کی نگرانی میں کام وقت پر ہو سکے۔ حضرت میاں صاحب کا مکان دفتر کے قریب ہی تھا۔ رات کے بارہ ایک بجے تک کام ہوتا اور پھر حضور اپنے مکان پر تشریف لے جاتے۔ ایک دن کام بہت زیادہ تھا۔ رات دو بجے تک کام کرتے رہے۔ بارش اور ہوا کی وجہ سے سردی بہت تھی۔ حضرت میاں صاحب اس وقت ایک خوش نما دلائی اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ جب مکان پر جانے کے لئے دفتر سے باہر تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کی کہ حضور رات کے دو بجے ہیں۔ میرا ارادہ بھی اب دفتر میں ہی سو جانے کا ہے۔ اس لئے آج یہ دلائی مجھے عنایت فرمائیں۔ حضرت میاں صاحب نے اسی وقت وہ دلائی اتار کر مجھے دے دی۔ میں بہت شرمندہ ہوا کہ ایسی سردی میں آپ نے دلائی اتار دی ہے۔ میں نے پھر عرض کی کہ حضور میں آپ کے ساتھ مکان تک چلتا ہوں وہاں سے یہ لے آؤں گا۔ چنانچہ آپ نے پھر دلائی اوڑھ لی۔ مکان پر جا کر وہ دلائی مجھے دے دی اور خود اندر تشریف لے گئے۔ میں دفتر میں واپس آ گیا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ نیچے سے آپ کی آواز آئی (دراصل میں حضرت میاں صاحب کا دفتر بالائی منزل پر تھا) میں نے جب کھڑکی کے نیچے سے جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہ اس ناچیز خاکسار کے لئے رضائی لئے کھڑے ہیں۔ میں جلدی سے نیچے اترا۔ دروازہ کھولا اور آپ سے رضائی لے لی۔ اور اس وقت جذبات کی ایسی شدت تھی۔ اور طبیعت ایسی گداز تھی کہ صرف اتنا ہی عرض کر سکا۔ کہ حضور رات کے دو بجے ہیں۔ آپ نے یہ تکلیف کی۔ فرمایا میں جب بستر میں لیٹ گیا! تو مجھے خیال آیا کہ آج سردی بہت ہے دلائی میں آپ کا گزارہ کیسے ہو گا۔ ملازم سب سوئے ہوئے تھے۔ میں نے سوچا یہ ثواب خود ہی حاصل کر لوں۔ یہ فرما کر آپ واپس تشریف لے گئے۔ میں رضائی اٹھائے ہوئے چند لمحے حیران و ششدر کھڑا رہا اور پھر آہستہ

فوری ادائیگی کی ضرورت

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید

جن مخلص احباب نے تعمیر دفتر وقف جدید کے وعدہ جات ارسال کئے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ فوری ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ روپیہ کی کمی کی وجہ سے کام رکنے کا اندیشہ ہے۔ بقیہ احباب سے بھی گزارش ہے کہ وہ حسب توفیق اس مد میں چندہ ادا فرما دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(خاکسار: مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید)

نمائندگان شوریٰ کے علاوہ دیگر انصار بھی انشاء اللہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں کثرت سے شرکت فرمائیں گے۔

آہستہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر دفتر پہنچ گیا۔ اس رات پھر میں سو نہیں سکا۔ حضرت میاں صاحب کے اخلاقِ عالیہ کے متعلق ہی سوچتا رہا۔ دوسرے دن میں نے ایک خط کے ذریعہ آپ کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ نہ معلوم کیا وجہ تھی کہ میں زبانی حضرت میاں صاحبؓ کے سامنے اس بارہ میں کچھ بھی عرض نہ کر سکا۔ آج بھی جب یہ واقعہ یاد آتا ہے تو عجیب حالت ہوتی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گذشتہ سال مولانا محمد حنیف صاحب ندوی تشریف لائے۔ آپ نے مجلس ارشاد کے زیرِ اہتمام ایک اجلاس میں کالج کے طلباء سے خطاب کرنا تھا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ ان دنوں بہت بیمار تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں لکھا کہ لاہور سے مولانا محمد حنیف صاحب ندوی آئے ہیں حضور سے ملاقات کا بھی پروگرام ہے۔ اگر کچھ وقت عنایت فرما سکیں تو نوازش ہوگی۔ آپ اس قدر بیمار تھے کہ چارپائی سے اٹھ نہیں سکتے تھے مگر آپ نے ملاقات کا وقت دیدیا جب ہم ملاقات کے لئے آپ کی کوٹھی "البشریٰ" میں پہنچے تو پہلے آپ نے مجھے اندر بلایا اور لیٹے ہوئے فرمایا کہ میری حالت دیکھ لیں۔ میں اُٹھ نہیں سکتا آپ مکرم مولوی صاحب کو بتا دیں کہ میں اس موقعہ پر اکرامِ ضیف کے لئے کھڑے ہو کر ان کا استقبال نہیں کر سکوں گا مجھے معذور سمجھیں۔ میں نے باہر آ کر محترم مولانا صاحب کی خدمت میں یہ بات عرض کر دی۔ ازاں بعد ملاقات ہوئی۔ وقت تو ایک دو منٹ ہی تھا مگر ایک علم دوست انسان کو دیکھ کر حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے کافی لمبی گفتگو فرمائی اور پندرہ منٹ کے قریب ملاقات جاری رہی۔ ملاقات کے ختم ہونے پر پھر حضرت میاں صاحبؓ نے معذرت فرمائی کہ وہ اپنی بیماری کی وجہ سے اٹھ کر معزز مہمان کو الوداع نہیں کر سکتے۔

الغرض آپ کو دوسروں کے جذبات کا شدید احساس رہتا تھا اور کسی جہت سے بھی آپ یہ گوارہ نہیں فرماتے تھے کہ آپ کی وجہ سے کسی کا دل دکھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّد۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

حضرت خواجہ بھائی محمد عبداللہ صاحب مرحوم رضؓ

(از مکرم محمد علی صاحب احمدی - لاہور)

میرے نہایت ہمدرد و مخلص بزرگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت خواجہ بھائی محمد عبداللہ رضؓ عرف بھائی عبدل چند ماہ قبل ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

آپ قادیان میں پیدا ہوئے تھے آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص فرد تھے تہجد گزار دعاگو تھے۔ خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بڑی محبت رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ والہانہ محبت تھی۔ غرباء پروری کے دلدادہ تھے۔ مجھے غالباً ۴۵-۱۹۴۴ء میں اپنے لڑکے حفیظ احمد کی تعلیم کے لئے قادیان دارالامان میں رہائش رکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ میں بوجہ تنگی کے نہ تو ہوسٹل کا خرچ برداشت کر سکتا تھا۔ نہ ہی کسی ہوٹل کا خرچ اٹھا سکتا تھا۔ میں نے برسبیل تذکرہ آپ سے ذکر کیا کہ میں اپنے لڑکے کو قادیان میں تعلیم دلوانا چاہتا ہوں مگر میں خرچ برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو آپ کو ہفتہ عشرہ کے بعد فیض اللہ چک سے آٹا دال وغیرہ دے جایا کروں گا۔ آپ اس کا اپنے گھر میں انتظام کر دیں۔ آپ نے نہایت ہی شفقت سے فرمایا کہ اگر آٹا دال لانا ہے تو پھر کسی اور جگہ انتظام کر لیں۔ میرے دسترخوان پر تو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے چوبیس افراد کھانا کھاتے ہیں۔ اگر آپ کا لڑکا بھی کھانا کھا لیا کرے گا تو میرے خرچ میں کونسی زیادتی ہو جائے گی۔

پھر فرمانے لگے آپ اگر فیس بھی ادا نہ کر سکیں تو وہ بھی میں ادا کر دیا کروں گا۔ آپکی بڑی بہو میرے بچے کے ساتھ اپنے بچوں جیسی محبت کرتی تھیں اور ہر لحاظ سے بچے کے ساتھ دلداری کرتی تھیں۔

میرا لڑکا ۱۹۴۷ء تک قادیان میں ان کے گھر رہ کر تعلیم حاصل کرتا رہا میرا لڑکا بیان کرتا ہے ایک دن بھی ایسا نہیں آیا کہ مجھے محترمہ آپا جان نے کبھی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہو یا مجھے کبھی بچوں سے الگ رکھا ہو۔ جو چیز اپنے بچوں میں تقسیم کرتیں ایسی مجھے برابر شریک کرتیں۔

۱۹۴۷ء میں فسادات ہوئے تو میرا لڑکا حفیظ احمد چند روز پہلے فیض اللہ چک چلا گیا۔ بچے کے جانے کے بعد فیض اللہ چک میں فساد شروع ہو گیا۔ بھائی جان اور آپ کا خاندان بہت پریشان رہا کہ بچے کو فیض اللہ چک کیوں بھیج دیا۔ ہم لوگ فیض اللہ چک سے قادیان اس حالت میں آئے کہ نہ تو ہمارے پاس کپڑے تھے نہ نقدی تھی آپ نے نہایت ہی شفقت سے میرے اہل و عیال کو کپڑے بھی دئے بستر بھی دئے اور نقد بھی مدد کی۔ ایک اور واقعہ غالباً ۱۹۴۶ء کا ہے کہ ایک نومسلم ہندو گھرانے کا آپ کی دکان میں رہا کرتا تھا۔ ایک دن آپ کا لڑکا عبدالغفور نومسلم سے کسی بات پر جھگڑ پڑا۔ لڑکے کی زبان سے کوئی سخت لفظ نکل گیا جس پر محترم بھائی جی رضؓ نے اپنے لڑکے کو ڈانٹ کر دکان سے نکال دیا اور اس نومسلم سے بہت ہمدردی اور دلجوئی کی اور فرمانے لگے اس بچارے نے مذہب چھوڑا بہن بھائی چھوڑے ہمارے پاس آیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے ساتھ ہمدردی کریں۔ سبحان اللہ! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں کس قدر خلوص۔ محبت اور ہمدردی کا جذبہ پایا جاتا تھا۔

۱۹۴۷ء میں جب آپ ہجرت کر کے پاکستان آئے تو آپ پر ایک وقت تنگی کا بھی آیا فرمانے لگے کہ رمضان شریف آیا اور حال یہ تھا کہ پیسہ روپیہ سب خرچ ہو چکا تھا۔ بعض اوقات باسی روٹی کھا کر روزہ رکھا اور صرف پانی پر ہی افطار کیا۔ مگر یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ صبر شکر سے دن گذارے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے رہے کہ اے میرے آقا تو محض اپنے فضل و کرم سے میری سب مشکلات دور فرما اور میرے لئے غیب سے رزق عطا فرما ...... اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے آپ پر فضل کیا۔ اور آپ نے پھر وہی مہمان نوازی اور غرباء پروری شروع کر دی۔ آپ کے پوتے رشید احمد کی دکان اڈہ بس ربوہ میں تھی آپ کی خواہش پر لڑکے آپ کو دکان پر لے جاتے آپ وہاں پر یہی خواہش کرتے کہ مجھے قادیان لے چلو اور یہ خواہش شدت سے ان کے دل میں آخر دم تک کروٹیں لیتی رہی۔ آپ نے اپنا ایک لڑکا (خواجہ عبدالستار صاحب) حفاظتِ مرکز قادیان کے لئے وقف کر دیا تھا جو ابھی تک قادیان دارالامان میں درویش ہے اللہ تعالےٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

ایک مرتبہ بھائی جی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ عبدالستار اس وقت تک قادیان میں درویش ہی رہے گا جب تک کہ قادیان دارالامان ہمیں مل نہیں جاتا۔ اللہ تعالےٰ کے محض فضل و کرم سے آپ کی ساری اولاد مخلص احمدی ہے آپ کے بڑے لڑکے خواجہ عبدالحمید صاحب مرکز میں کارکن ہیں۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ حضرت بھائی جی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی اولاد پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین ٭

لائبیریا (مغربی افریقہ) ـــ میں ـــ تبلیغ اسلام

- عید الاضحیٰ کی تقریب • مختلف دیہات کے دورے • ریڈیو پر تقاریر اور اسکے مفید نتائج
- اسلام کے خلاف مضمون پر احتجاج • پریس کانفرنس میں شمولیت
- لٹریچر کی اشاعت

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی لائبیریا مغربی افریقہ بتوسط وکالت التبشیر ربوہ

(قسط نمبر ۲)

پریس کانفرنس میں شمولیت

لائبیریا کے پریذیڈنٹ ہر ہفتہ ایک بار جمعرات کے دن اپنی پریس کانفرنس بلاتے ہیں۔ جس میں خاکسار بھی بطور نمائندہ پریس شرکت کرتا ہے اور بعض اوقات سیاسی امور کے علاوہ مذہبی امور پر بھی گفتگو ہوتی ہے۔ اور اگر کسی امر کے بارہ میں اسلامی نقطۂ نگاہ معلوم کرنا مقصود ہو تو پریذیڈنٹ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پچھلے دنوں لیبیا کے حکمران نے پریذیڈنٹ آف لائبیریا کو ایک تار بھیجا۔ جس کا تمام تر نفس مضمون عربی زبان میں تھا۔ چنانچہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے یہ تار ترجمہ کے لئے خاکسار کو بھجوا دیا۔

اس کے علاوہ پریذیڈنٹ از راہ تلطف حکومت کی دیگر تقریبات میں بھی ہمارے مشن کے نمائندہ کو مدعو کرتے ہیں مثلاً پارلیمنٹ کا افتتاح غیر ملک کے کسی سربراہ کے دورہ کے وقت جو پارٹی دی جاتی اس کے لئے ہمیں دعوت نامہ بھیج دیتے ہیں۔ ان پارٹیوں میں شمولیت کے ذریعہ ملک کی نامور شخصیات سے ملنے کا موقعہ ملتا رہا اور بعض دفعہ مذہبی امور پر تبادلۂ خیالات کا موقعہ بھی ملا۔ بعض کو مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں گورنمنٹ کے مختلف دفاتر میں جا کر وکالت تبشیر کی طرف سے ارسال کردہ کتب کے علاوہ اخبار ٹروتھ ہیرلڈ ریویو آف ریلیجنز۔ گارڈین اور افریقن کریسنٹ اخبارات و رسائل بھی تقسیم کئے گئے جناب شمس صاحب کی کتاب Where did Jesus die بہاں کے حلقوں میں بہت مقبول ہوئی اور کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب میں کسی دفتر گیا تو وہاں پہ کلرکوں کو اسی موضوع پر بات چیت کرتے ہوئے پایا۔

اسی طرح خاکسار نے دوکان پر ایک نوٹس چسپاں کیا ہوا ہے کہ "اسلام کے متعلق مفت لٹریچر یہاں سے طلب کیجئے"

چنانچہ اسی طرح سے بہت سے تعلیم یافتہ احباب کو ہمارا لٹریچر پڑھنے کا موقعہ ملا ان میں پیس کو Peace corps کے کارندے۔ مختلف سکولوں کے طلباء اور دفاتر میں کام کرنے والے کلرک وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

انفرادی ملاقات کے ذریعہ تبلیغ

مختلف احباب اور گورنمنٹ آفیسروں کو گھر بلا کر اور بعض کو ان کے دفاتر میں جا کر پیغام حق پہنچایا گیا جن میں خاص طور پر قابل ذکر لائبیریا حکومت کے نیشنل ایڈوائزر ہیں جن کو قرآن مجید کی ایک کاپی اور اسلامی اصول کی فلاسفی برائے مطالعہ پیش کی اس کے کچھ عرصہ بعد یہ صاحب مشرقی افریقہ ایک کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے وہاں پہ انھوں نے کمپالہ میں ہمارے مبلغین سے ملاقات کی اور پروفیسر محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی انہیں چائے پر مدعو کیا۔ نیشنل ایڈوائزر وہاں سے ہمارے مشن کے متعلق بہت اچھے تاثرات کے ساتھ واپس آئے وہ اب ہمارے بہت سے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں اور ضرورت کے وقت مدد بھی کرتے ہیں

اس کے علاوہ خاکسار نے یہاں کے امیگریشن آفیسر سے بھی ملاقات کی اور انھیں سلسلہ کی پانچ کتابیں پیش کیں جو انھوں نے خوشی سے قبول کیں اور مطالعہ کا وعدہ کیا۔

لبنان کے ایک مشہور تاجر مسٹر فیض خلیل سے بھی ایک روز ان کے آفس میں جا کر ختم نبوت کے موضوع پہ بات کی اس موقع پہ چار اور لبنانی دوست بھی موجود تھے اب مسٹر فیض خلیل ہمارے ریڈیو پروگرام کے لئے چندہ بھی دیتے ہیں

متفرقات

عرصہ زیر رپوٹ میں سیرالیون کے یوم آزادی کے موقعہ پر ان کی ایمبیسی کی طرف سے دی گئی ایک پارٹی میں شمولیت اختیار کی جہاں پر کہ بہت سے غیر ملکی سفیروں سے ملاقات ہوئی ان میں ایتھوپیا کے سفیر خاص طور پر قابل ذکر ہیں خاکسار نے مشن کا تعارف کرایا اور سفیر مذکور سے مشن ہاؤس آنے کی درخواست کی اس کے کچھ عرصہ بعد ہی سفیر تو رخصت پر چلے گئے لیکن ان کے قونصل جنرل ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا یہاں کی حکومت نے یہوداہ وٹنس عیسائی فرقہ کی تبلیغ کو بند کر دیا ہے اور بعض ان کے غیر ملکی مبلغین کو ملک سے باہر نکال دیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب اگر دوسرے فرقوں کے مبلغین بھی کسی گاؤں تبلیغ وغیرہ کے لئے جاتے ہیں تو گورنمنٹ کے کارندے ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ لوگ یہ ثابت کریں کہ ان کا یہوداہ وٹنس فرقہ سے کوئی تعلق نہیں چنانچہ ہمارے لوکل مبلغین کو بھی بعض جگہ یہ مشکل پیش آئی۔

اس پر خاکسار نے پریذیڈنٹ سے ملاقات کی تو انھوں نے مجھے وزیر امور داخلہ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وزیر صاحب موصوف نے ہمارے مبلغین کے نام سرٹیفکیٹ جاری کئے جن میں اندرون ملک میں کام کرنے والے گورنمنٹ آفیسروں کو ہدایت کی گئی کہ جب بھی احمدی مبلغین ان کے علاقہ میں پہنچیں تو ان کی ہر قسم کی مدد کی جائے اور ان کے آرام کے لئے ہر سہولت مہیا کی جائے۔

بالآخر قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے مشن کی ترقی کے لئے بالخصوص دعائیں، کیونکہ یہاں عیسائیت کا بہت زور ہے بعض لوگ اسلام کے دل سے قائل ہو چکے ہیں لیکن سوسائٹی کے دباؤ کی وجہ سے اس کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مبلغین کی صحت اور خیر و عافیت کے لئے بھی دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہماری زبانوں میں تاثیر پیدا کرے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

امانت تحریک جدید کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اطال اللہ بقاءہٗ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں۔ اس الٰہی تحریک کی ایک برانچ امانت تحریک جدید کا قیام ہے جس کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرنے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ ایک روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں"

موجودہ قواعد برائے واپسی قرضہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے :۔

"ہر شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور اس روپیہ کی واپسی پر جو خرچ ہوگا وہ بھی سلسلہ کی طرف سے ہوگا"

امانت فنڈ پر زکوٰۃ نہیں

"تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے گی اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہو گی"

(افسر امانت تحریک جدید)

مراسلات ارسال فرماتے وقت کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط لکھا کریں تاکہ انھیں شائع کرنے میں تاخیر نہ ہو

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے اکیسویں سالانہ اجتماع کا تفصیلی

پروگرام

۲۵-۲۶-۲۷ اخاء ۱۳۴۲ ہش / اکتوبر ۱۹۶۳ء

مقام اجتماع:۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جمعۃ المبارک ۲۵ اکتوبر

۸-۰۰ تا ۱۰-۰۰ باہر سے آنے والے اطفال کو ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ ربوہ کے اطفال اپنے مربیان کے ذریعہ ایک دن پہلے حاصل کریں گے۔
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰ معائنہ مقام اجتماع از مہتمم اطفال الاحمدیہ
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۳۰ تلاوت قرآن مجید۔ عہد۔ مختصر سالانہ رپورٹ و افتتاح
۱۱-۳۰ تا ۲-۰۰ کھانا ۔ نماز جمعہ و عصر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵ حاضری اطفال
۲-۱۵ تا ۳-۳۰ خدام کے افتتاح کا پروگرام دکھایا جائے گا۔
۳-۳۰ تا ۴-۳۰ پرچہ برائے عام دینی معلومات و ٹسٹ ذہانت (اطفال پنسل یا پن اپنے ہمراہ لائیں۔ تمام اطفال کی شرکت لازمی ہوگی)
۴-۳۰ تا ۵-۱۰ مقابلہ پیغام رسانی اور مشاہدہ و معائنہ
۵-۱۰ تا ۵-۳۵ مقابلہ رسّہ کشی
۵-۳۵ تا ۶-۱۵ نماز مغرب و درس القرآن
۶-۱۵ تا ۷-۳۵ وقفہ برائے کھانا و تیاری نماز عشاء
۷-۳۵ تا ۷-۵۰ نماز عشاء و درس الحدیث
۷-۵۰ تا ۸-۳۰ تقریری مقابلے
۸-۳۰ تا ۹-۳۰ علمی مقابلے (تلاوت و حفظ قرآن کریم۔ ناظرہ و ادعیۃ القرآن و حدیث و مسیح موعودؑ وغیرہ)
۹-۳۰ شب بخیر

ہفتہ ۲۶ اکتوبر

۴-۳۰ صبح بیداری (اطفال جلوس کی شکل میں نظم پڑھتے ہوئے مقام اجتماع میں آئیں گے)
۵-۰۰ تا ۶-۰۰ نماز فجر و تلاوت و درس قرآن مجید
۶-۰۰ تا ۶-۴۵ تین ٹانگ کی دوڑ۔ مرغ لڑائی۔ میرو ڈبہ
۶-۴۵ تا ۸-۰۰ وقفہ برائے ناشتہ
۸-۰۰ تا ۸-۴۵ علمی مقابلے۔ مضمون نویسی و انٹرویو برائے امتحان وظیفہ
۸-۴۵ تا ۹-۳۰ تقریر صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰ مقابلہ دوڑیں اور چھلانگیں
۱۰-۳۰ تا ۱۲-۰۰ فٹ بال B۔ کبڈی A و میرو ڈبہ
۱۲-۰۰ تا ۱-۴۵ وقفہ برائے کھانا و تیاری نماز
۱-۴۵ تا ۲-۰۰ نماز ظہر و عصر و درس حدیث
۲-۰۰ تا ۲-۳۰ میوزیکل چیئرز ریس
۲-۳۰ تا ۳-۳۰ ذکر حبیب از صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۳-۳۰ تا ۵-۳۰ مقابلہ کبڈی B اور فٹ بال A وغیرہ
۵-۳۰ تا ۶-۱۰ نماز مغرب و درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۶-۱۰ تا ۷-۲۵ وقفہ برائے کھانا و تیاری نماز عشاء
۷-۲۵ تا ۷-۳۵ نماز عشاء و درس الحدیث
۷-۳۵ تا ۹-۳۰ علمی مقابلے۔ نظم خوانی۔ بیت بازی وغیرہ۔ اسی دوران ایک تقریر بھی ہوگی۔
۹-۳۰ شب بخیر

اتوار۔ ۲۷ اکتوبر

۴-۳۰ صبح بیداری (اطفال جلوس کی شکل میں نظم پڑھتے ہوئے مقام اجتماع میں آئیں گے)
۵-۰۰ تا ۶-۰۰ نماز فجر و تلاوت و درس القرآن
۶-۰۰ تا ۷-۰۰ فائنل فٹ بال A۔B
۷-۰۰ تا ۸-۰۰ وقفہ برائے ناشتہ
۸-۰۰ تا ۹-۰۰ کبڈی فائنل A۔B اور میرو ڈبہ فائنل
۹-۰۰ تا ۱۰-۳۰ علمی مقابلے (سوال و جواب)
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰ تلقین عمل از شعبہ اطفال الاحمدیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۰۰ تقسیم انعامات از صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۱۲-۰۰ تا ۲-۰۰ وقفہ برائے کھانا و تیاری نماز
۲-۰۰ تا ۲-۱۵ نماز ظہر و عصر
۲-۱۵ خدام کے پروگرام میں شرکت کے لئے روانگی

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹکٹ داخلہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اکثر مجالس کو فارم برائے حصول ٹکٹ داخلہ بھجوا دئے گئے ہیں۔ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام اپنا اپنا فارم قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ ہمراہ لائیں اور ۲۵ تاریخ کو جمعہ سے قبل یا معاً بعد دفتر بیرون نزد گیٹ مقام اجتماع سے اپنا ٹکٹ داخلہ حاصل کر لیں۔ دفتر جمعہ سے قبل ۸ بجے تا ۱۱ بجے کھلا رہے گا۔

۲۔ ٹکٹ داخلہ اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے لئے ضروری ہے۔ خواہ وہ قائد ہو، قائد ضلع یا علاقائی ہو اور خواہ وہ نمائندہ شوریٰ ہوں۔

۳۔ فارم برائے حصول ٹکٹ داخلہ زیادہ سے زیادہ ۲۰ اکتوبر سے پہلے پہلے وصول ہونے والی درخواستوں پر بھیجے جا سکیں گے۔ جملہ قائدین اس کی طرف توجہ فرمائیں۔

(منتظم دفتر بیرون)

مجالس اطفال الاحمدیہ کیلئے

اطفال کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جلسہ گاہ میں نصیحت آموز قطعات آویزاں کئے جائیں گے۔ جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اطفال سے بڑے سائز کے موٹے کاغذ پر خوبصورت قطعات بنوا کر لائیں۔ ان کی عبارت بہت مختصر اور موزوں آیات قرآنی احادیث اقوال و اشعار حضرت مسیح موعود پر مشتمل خوشخط اور نمایاں ہونی چاہیئے۔ جو مجلس سب سے عمدہ چارٹ بنا کر لائیگی اسے اجتماع کے موقع پر خاص انعام دیا جائے گا۔

(ناظم اشاعت۔ سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدیہ انٹر کالیجئیٹ ایسوسی ایشن پشاور کا انتخاب

۱۱ اکتوبر۔ بروز جمعہ کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر میں احمدیہ انٹر کالیجئیٹ ایسوسی ایشن پشاور کا سالانہ انتخاب عمل میں آیا۔ اور سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

پریذیڈنٹ — حامد اللہ خان تھرڈ ایئر ایم بی بی ایس
جنرل سیکرٹری — قاضی مسعود احمد۔ فسٹ ایئر ایم بی بی ایس
سیکرٹری مال — مرزا منیر احمد۔ سیکنڈ ایئر انجینئرنگ کالج

(قاضی مسعود احمد احمدیہ کالیجئیٹ ایسوسی ایشن پشاور)

درخواست دُعا

میری لڑکی حمیدہ بیگم ۵ ماہ سے سرگودھا کے ٹی۔ بی ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (چوہدری محمد شفیع راولپنڈی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۸ اکتوبر۔ سرکاری حلقوں نے بتایا کہ بھارت نے مشرقی پاکستان کی سرحد پر آٹھ ڈویژن فوج جمع کر دی ہے جو پاکستانی علاقے کے خلاف جارحانہ اقدام کرنے کے لئے نقل و حرکت کر رہی ہے ان حلقوں نے بھارتی افسروں اور بھارتی اخبارات کے اس بیان کو مضحکہ خیز قرار دیا ہے کہ آسام کی سرحد پر پاکستانی فوج جمع ہو رہی ہے سرکاری حلقوں نے بھارتی افسروں کے اس مفہوم کے بیانات کو سفید جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے کہ پاکستانی عوام کی بڑی تعداد بھارتی علاقے میں داخل ہو رہی ہے یہ حلقے یاد دلاتے ہیں بھارت سے مسلمانوں کی بڑی تعداد بالجبر باہر نکالی جا رہی ہے اور اسے پاکستان کی طرف دھکیلا جا رہا ہے یہ حلقے کہہ رہے ہیں کہ جب بھارت میں کروڑوں مسلمانوں پر بے پناہ مظالم توڑے جا رہے ہیں کوئی عقل کا اندھا بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ پاکستانی مسلمان جان بوجھ کر اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کرنے کے لئے چوری چھپے بھارت میں داخل ہوں گے۔

• کراچی ۱۸ اکتوبر بھارت کی طرف سے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کرنے اور اسے مکمل طور پر بھارت یونین میں شامل کرنے کے لئے جو ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں پاکستان نے ان کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے یہ احتجاجی مراسلہ وزارت خارجہ پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر شفقت نے کل بھارتی ہائی کمشنر متعین کراچی کے حوالے کیا مراسلے میں کہا گیا ہے کہ بھارتی لیڈروں کے یہ ہتھکنڈے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے صریحاً منافی ہیں جو استصواب اور جنگ بندی سے تعلق رکھتی ہیں یہ ایسی قراردادیں ہیں کہ بھارت بھی ان پر عمل کرنے کا وعدہ کر چکا ہے پاکستان نے اپنے مراسلے میں بھارت کو خبردار کیا ہے کہ اس نے ضلع بارہ مولا کے گاؤں چکپوت پر غاصبانہ قبضہ کرنے کا جو منصوبہ باندھا ہے اسے ترک کر دے ورنہ آزاد کشمیر کی فوج اس علاقے میں پہلی حالت قائم رکھنے کے لئے ہر طرح کے اقدامات میں حق بجانب ہو گی۔

• لندن ۱۸ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر امور خارجہ و امور دولت مشترکہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہیوم سے نصف گھنٹہ تک ملاقات کی برطانوی وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ یہ ملاقات رسمی نوعیت کی تھی۔ ترجمان نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ دونوں وزیروں میں کن امور پر تبادلہ خیالات کیا مسٹر بھٹو کے ساتھ پاکستان کے نئے سفیر مسٹر آغا ہلالی بھی تھے کل مسٹر بھٹو نے برطانیہ کے وزیر امور دولت مشترکہ و نو آبادیات مسٹر ڈنکن سینڈیز کے ہاں دوپہر کا کھانا کھایا۔

• رباط ۱۸ اکتوبر۔ عبدالہادی وزیر اطلاعات مراکش نے اعلان کیا ہے کہ مراکش اور الجزائر اصولی طور پر جنگ بند کرنے پر متفق ہو چکے ہیں آپ نے کہا الجزائری نمائندوں سے بات چیت دوبارہ شروع ہو چکی ہے اس سے پیشتر محاذ جنگ سے جو اطلاعات ملی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ جنگ جاری ہے۔

• لاہور ۱۸ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت میڈیکل کالجوں کے بعض طلباء کے مسائل پر ان کی اہمیت کے مطابق غور کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکی ہے تاہم اس فیصلہ پر عمل درآمد کی اولین شرط یہی ہے کہ طلباء موجودہ ہڑتال غیر مشروط طور پر ترک کر دیں حکومت کو توقع ہے کہ میڈیکل کالجوں کے طلباء ۱۹ اکتوبر کو دوپہر تک دوبارہ کام شروع کر دیں گے بصورت دیگر غیر حاضر طلباء کے نام مختلف میڈیکل کالجوں کے رجسٹروں سے خارج کر دیئے جائیں گے اور اس طرح خالی ہونے والی نشستوں کو نئے طلباء کے داخلہ سے پر کر لیا جائے گا۔

ولادت

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پسر فرزند تولد ہوا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و خوشحالی کی زندگی عطا فرمائے اور اسے اسلام اور ملک و قوم کے لئے نہایت مفید وجود بنائے!

مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا کا اجتماع کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع میں علمائے سلسلہ اور مرکزی قائدین کے علاوہ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی

"خدا نے ہمیں جتنے عظیم الشان انعام سے نوازا ہے اسی نسبت سے ہماری ذمہ داریاں بھی بے انتہا عظیم اور اہم ہیں"

اجتماع کے اختتامی اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا نہایت درجہ پُر اثر و ولولہ انگیز خطاب

سرگودھا ۱۸ اکتوبر۔ مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا کا تربیتی اجتماع جو یہاں ۱۷ اکتوبر کو بعد نماز مغرب شروع ہوا تھا آج ۴½ بجے سہ پہر کے قریب کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا اس اجتماع میں جہاں ضلع کی مختلف مجالس کے نمائندگان نے شرکت کی وہاں علمائے سلسلہ اور بعض مرکزی قائدین کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی ازراہ شفقت دونوں روز ربوہ سے سرگودھا تشریف لا کر اس میں شمولیت فرمائی اور اجتماع کے مختلف اجلاسوں میں انصار سے خطاب فرما کر انھیں بیش بہا نصائح سے نوازا اور ان کی اہم اور عظیم ذمہ داریوں پر روشنی ڈال کر ان ذمہ داریوں کی کما حقہ ادائیگی کی طرف بہت احسن پیرائے میں توجہ دلائی۔ علی الخصوص محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے افتتاحی اور اختتامی دونوں اجلاسوں سے خطاب فرمایا۔ افتتاحی اجلاس میں آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہماری تمام تر کامیابی کا راز اس میں ہے کہ ہم اپنے واحد و یگانہ اور قادر و قدوس خدا کو جو رحمٰن اور رحیم ہے اپنا ملجا و ماوا اور پناہ بنائیں اور کمال مستعدی سے اپنے فرائض ادا کریں۔ اختتامی اجلاس میں آپ نے اس امر کو واضح فرمایا کہ خدا نے اسلام کو از سر نو دنیا میں غالب کرنے کے لئے ہمیں منتخب فرما کر ہمیں اپنے ایک نہایت ہی عظیم الشان انعام سے نوازا ہے لیکن جس قدر یہ انعام عظیم الشان ہے اسی قدر ہماری ذمہ داریاں بھی اہم اور عظیم ہیں۔ خدا نے جہاں ہمیں اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے اپنے متواتر الہاموں کے ذریعہ ہمیں بار بار تسلی دلا کر ہماری ڈھارس بندھائی ہے کہ یہ اس کا اٹل فیصلہ اور آسمانی تقدیر ہے کہ وہ ہمیں ضرور بالضرور کامیاب کرے گا۔ ایسی عظیم الشان تسلیوں اور تائید و نصرت اور فتح و ظفر کی بشارتوں کے بعد بھی اگر کوئی ہم میں سے سستی دکھاتا اور اپنے فرائض سے منہ موڑتا ہے تو یہ اس کی بدبختی ہے ناشکری کا مرتکب ہو کر خدائے واحد کی ناراضگی مول لینا کبھی بھی اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔

اختتامی اجلاس (جس کی مختصر کارروائی ۱۹ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے) سمیت تین اجلاس منعقد ہوئے ان میں سے پہلے اور آخری اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ادا فرمائے اور دوسرا اجلاس محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوا نیز مورخہ ۱۸ اکتوبر کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

اجتماع کے دوسرے روز ۱۸ اکتوبر کو اجتماع کی کارروائی کا آغاز علی الصبح ۴ بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد صبح ۵½ بجے سے ۶ بجے تک مکرم جناب مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ نے قرآن مجید کا درس دیا۔ ازاں بعد پونے سات بجے صبح تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس ہوئے جو علی الترتیب مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا اور مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودھا نے دیئے۔

ناشتہ کے وقفہ کے بعد ۸½ بجے اجتماع کا دوسرا اجلاس محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا نے کی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر، مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب قائم مقام قائد تربیت نے "سیرت حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر، مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے "جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات" کے موضوع پر، مکرم مولوی سید احمد علی صاحب نے "زندہ خدا پر زندہ ایمان" کے موضوع پر اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے "جماعت احمدیہ اور قیام امن" کے موضوع پر بصیرت افروز تقاریر فرمائیں۔ اجلاس ساڑھے گیارہ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

بعد ازاں کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر نماز جمعہ ادا کی گئی جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی روحانی لحاظ سے یوم الجمعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ خدا نے اس زمانہ کے لئے یہ مقدر فرمایا ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان خدائے واحد پر ایمان لا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں۔ آپ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام کی آمد سے فوراً ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے اور وہ وقت آنے والا ہے کہ جب اسلام غالب آ کر پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا اس کے ثبوت میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف ملفوظات کا ایک طویل اقتباس پڑھ کر سنایا۔

اجتماع کا تیسرا اور آخری اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں اڑھائی بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم اعجاز احمد صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مسعود احمد دہلوی قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے باہمی محبت و اخوت کی بنیادی اہمیت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے از حد جذب میں ڈوبے ہوئے پُر معارف ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے "اسلامی معاشرہ" کے موضوع پر ایک بہت عالمانہ تقریر فرمائی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے انصار کو ایک نہایت درجہ پُر اثر اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نوازا۔ آپ نے بڑے اچھوتے انداز میں غلبۂ اسلام کے ضمن میں احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ

اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت نازک زمانہ میں جبکہ اسلام ہر چہار طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا تھا اور اس کا نابود ہونا یقینی نظر آ رہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اسلام کو از سر نو دنیا میں سربلند کرنے کا سامان کیا ہے اور ہمیں جو حضور علیہ السلام کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہیں اس کام کے لئے منتخب فرمایا ہے اور فتح و ظفر کی عظیم الشان بشارتوں سے نواز کر ہمیں تسلی دی ہے اور ہماری ڈھارس بندھائی ہے کہ ہم اس اہم اور عظیم الشان کام میں ضرور کامیاب ہوں گے اس اہم کام کے لئے اللہ تعالےٰ کا ہمیں منتخب فرمانا ایک عظیم الشان انعام خداوندی ہے لیکن ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جتنا عظیم الشان انعام ہوتا ہے اسی نسبت سے عظیم اور اہم ذمہ داریاں بھی وہ اپنے ساتھ لاتا ہے پس ہمیں چاہیئے کہ غلبہ اسلام کے ضمن میں ہم پر جو اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں انھیں کما حقہٗ ادا کر کے اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں سرخرو ٹھہریں آپ نے دوران تقریر میں اسلام کے موعود غلبہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پُر معارف تحریرات جو خدائی بشارات پر مشتمل تھیں پڑھ کر سنائیں حضور کی یہ پُر معارف تحریرات سن کر احباب فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔

آخر میں محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب نے مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور علمائے سلسلہ کا جنہوں نے تشریف لا کر اپنی بیش بہا نصائح اور پُر معارف خطابات سے نوازا شکریہ ادا کیا نیز ضلع کے مختلف مقامات سے تشریف لا کر مواعظ حسنہ سے مستفیض ہونے والے انصار کو بھی شکریہ اور مبارکباد کا مستحق گردانا آخر میں آپ کی درخواست پر صاحبزادہ صاحب موصوف نے ایک پر سوز اجتماعی دعا کرائی اور اجتماع ۴½ بجے کے قریب اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔

بعد ازاں ربوہ واپس تشریف لے جانے سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جس کا اہتمام مکرم عبد السمیع صاحب نون ایڈووکیٹ نے اپنی کوٹھی واقعہ سٹیلائٹ ٹاؤن میں کیا تھا۔ اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت معززین بھی شریک ہوئے نیز نماز جمعہ سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مکرم جناب فضل الرحمٰن صاحب پراچہ اور مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ کی درخواست پر ان کی نو تعمیر شدہ کوٹھی واقعہ سٹیلائٹ ٹاؤن میں چند منٹ کے لئے تشریف لے کر مکان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ جس میں اس موقع پر موجود کثیر التعداد احباب شریک ہوئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴